اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون ۲۹۷۹ — تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ الفضل لاہور

یوم شنبہ

۶ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰ | ۳۱ ہجرت ۱۳۳۱ ہش | ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو صبح سے پیچش کی شکایت ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

جنوبی کوریا کے وزیر داخلہ کو گرفتار کر لیا گیا

اُن کے خلاف کمیونسٹوں سے ساز باز کرنے کا الزام ہے

ٹوکیو ۳۰ مئی ۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے آج وزیر داخلہ اور ۱۱ سینیٹروں کو گرفتار کر لیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر داخلہ اور گرفتار ہونے والے سینیٹر کمیونسٹوں سے ساز باز کر کے جنوبی اور شمالی کوریا کی ایک متحدہ ریاست بنانا چاہتے تھے ۔

فرانس اور تونس کے مسئلہ پر ظفر اللہ خاں کا تبصرہ

نیویارک ۳۰ مئی ۔ پاکستانی مندوب نے کل چوہدری ظفر اللہ خان کی طرف سے طونس اور فرانس کے مسئلہ پر اُن کا تبصرہ شائع کیا ——— ظفر اللہ خان نے کہا ہے کہ طونس کے عوام کو مکمل خود مختاری دی جانی چاہئے جیسا کہ ۱۸۸۱ء کے عہد نامہ اور بعد کے معاہدوں کی رو سے طے کیا گیا تھا ۔ (دستاد)

کموڈور چوہدری آئندہ سال سے پاکستانی بحری بیڑے کی کمانڈر انچیف کا عہدہ سنبھال لینگے

آپ سب سے پہلے پاکستانی ہیں جنہیں یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے

کراچی ۳۰ مئی ۔ آئندہ سال فروری سے پاکستان بحری بیڑے کے سب سے سینئر افسر کموڈور ایس ۔ ایم ۔ ایچ چوہدری کو بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف مقرر کر دیا جائے گا ۔ آپ سب سے پہلے پاکستانی افسر ہیں ۔ جنہیں یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے ——— موصوف اپنی ذاتی قابلیت اور وسیع تجربے کی بنا پر بحری فوج میں ایک ممتاز شخصیت کے مالک ہیں ۔ آپ بٹالہ میں پیدا ہوئے ۔ ۱۹۳۱ء میں کیڈٹ کی حیثیت سے بحری فوج میں شامل ہو کر ۱۹۳۵ء میں کمیشن حاصل کیا ۔ اور اُس وقت سے لے کر اب تک آپ نمایاں خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں ۔ آپ سب سے پہلے ہندوستانی افسر تھے جنہیں بیڑے میں انتظامی امور پر تعینات کیا گیا تھا ۔ آپ گذشتہ جنگ عظیم میں انتہائی اہم محاذوں پر بحری فوج کی رہنمائی کرتے رہے ۔ آپ نے خلیج فارس بحیرہ عرب اور بحر ہند اور بحر الکاہل میں اہم ترین جنگی خدمات سر انجام دی ہیں ۔ آپ اس سلسلہ میں چین اور جاپان کے ساحل پر بھی سرگرم عمل رہے ۔

ڈاکٹر گراہم نے ایک بار پھر پاک و ہند کے نمائندوں سے بات چیت شروع کر دی

نیویارک ۳۰ مئی ۔ اقوام متحدہ کے نمائندے برائے کشمیر نے آج نیویارک میں پاکستان اور بھارت کے نمائندوں سے بات چیت شروع کر دی ۔ یہ گفتگو کشمیر سے فوجوں کے تخلیہ اور استصواب عامہ کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں ڈاکٹر گراہم کی ذاتی درخواست پر دوبارہ شروع کی جا رہی ہے ۔

پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ مذکورہ بات چیت ایک ماہ کے اندر اندر ختم ہو جانی چاہیئے ۔

لو کسی قسم کا فیصلہ صادر نہیں کیا گیا ۔ مزید بتایا گیا ہے کہ بلوچستانی یونین کی تشکیل سے اس کمیٹی کا کوئی تعلق نہیں ۔

بین الاقوامی اقتصادی اسلامی ادارے کا ثانوی درجہ

نیویارک ۳۰ مئی ۔ پاکستان مصر اور ایران کی مخالفت اور احتجاج کے باوجود اقوام متحدہ کی اقتصادی اور مجلسی کونسل نے بین الاقوامی اقتصادی اسلامی ادارے کو پہلے کی بجائے دوسرا درجہ دیا ہے ۔ یہ اقوام متحدہ کے غیر سرکاری اداروں کے کمیشن کی ابتدائی سفارش تھی جسے پاکستان مصر اور ایران کی درخواست پر دوبارہ غور کرنے کیلئے واپس لیا گیا تھا تاہم اسلامی ممالک اس فیصلے کے خلاف جد و جہد جاری رکھینگے اور کونسل میں ...

اسرائیل کے ساتھ مصالحت نہیں کیجائیگی

عمان ۳۰ مئی ۔ اردن کے وزیر اعظم توفیق ابو الہدیٰ پاشا نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اردن اسرائیلی حکومت کے ساتھ جداگانہ طور پر کسی مصالحت کا ارادہ نہیں رکھتی ۔ آپ نے اُن اطلاعات کی تردید کی ۔ جو آپ کے بیروت جانے کے موقعہ پر گرم ...

چوہدری ظفر اللہ خاں نے اتحاد عالم اسلام کا جو نظریہ پیش کیا ہے اسمیں قرآنی احکام کو بنیادی حیثیت حاصل ہے

اخوان المسلمین کے مصری رہنما کا تائیدی بیان

قاہرہ ۲۷ مئی ۔ اخوان المسلمین کے لیڈر حسن الحدیبی بے نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ اسلام کا سیاسی نظریہ دنیا میں بالکل غیر جانبدارانہ ہے ۔ اسلام کو کسی طرز حکومت سے کد و کاش نہیں ہے ۔ وہ جمہوریت ۔ کمیونزم اور فسطائیت کے نظام سے بیگانہ ہے ۔ پاکستانی وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جو تمام مسلم ممالک کے معاہدے کے متعلق نظریہ پیش کیا ہے ۔ اگر یہ معاہدہ ہو گیا تو ممالک میں قرآنی احکام کو سوشل سیاسی اور اقتصادی زندگی کے لئے بنیادی حیثیت حاصل ہو گی ۔ نیز مسلم اتحاد بھی تنظیم کا ذمہ دار ہے ۔ مغربی ممالک کے اس خیال پر مجھے تعجب ہوا ۔ کہ مسلم ممالک کا اتحاد اگر کمیونزم کے خلاف ہو تو قابل اطمینان ہوگا ۔ درحاصل اسلام کسی نظام کی مخالفت نہیں کرتا (بحوالہ جنگ کراچی)

مسٹر وشنسکی کی زیر صدارت مشرقی یورپ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس

لندن ۳۰ مئی ۔ "ایونٹنگ نیوز" کے سفارتی نامہ نگار کا بیان ہے ۔ کہ سٹالین عنقریب مشرقی برلن میں ایک کانفرنس طلب کر رہا ہے ۔ اس میں مشرقی جرمنی اور مشرقی یورپ کے وزرائے خارجہ جمع ہوں گے ۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر وشنسکی کانفرنس کے صدر ہوں گے ۔ اس کانفرنس میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ مغربی طاقتوں کو کس طرح مغربی برلن سے نکالا جائے ۔ اور اس دھمکی کو اس معاہدے کے خلاف استعمال کیا جائے گا ۔ جو مغربی جرمنی اور مغربی طاقتوں کے درمیان ہوا ہے ۔ تاکہ اس کی توثیق نہ ہو سکے ۔ اگر برلن کی ناکہ بندی کا فیصلہ ہو گیا ۔ تو ہم ۲ ہفتے کے اندر اندر مغربی برلن میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ سامان پہنچانے کا انتظام کر لیا گیا ہے (دستاد)

اشتراکی جمہوریہ فرانس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں

فرانس کے وزیر داخلہ کا الزام !

پیرس ۳۰ مئی ۔ آج فرانس کے وزیر داخلہ نے جنرل رجوے کے خلاف اشتراکیوں کی حالیہ ہنگامہ آرائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کمیونسٹوں پر الزام عائد کیا ہے ۔ کہ وہ جمہوریہ فرانس کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور ملک میں سازشوں کا جال پھیلا رہے ہیں ۔ انہوں نے مزید کہا کہ فرانس میں ہر قیمت پر امن و امان بحال کرنے کی کوشش کی جائے گی ۔ جنرل رجوے کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں میں سے ۱۴۰ افراد کو سزا دی جا چکی ہے ۔

بلوچستان کی اصلاحات کمیٹی کی سفارشات ابھی زیر غور ہیں !

کوئٹہ ۳۰ مئی : آج بلوچستان کے سرکاری حلقوں کی طرف سے اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ بلوچستان کی اصلاحی کمیٹی کی سفارشات پر رد و بدل کے ساتھ عمل کیا جائے گا ۔ جس کی وجہ سے بلوچستان کو ایک صوبے کی حیثیت حاصل نہیں ہو سکیگی ۔ سرکاری حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ مذکورہ سفارشات ابھی زیر غور ہیں ۔ اور ان کے متعلق ابھی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۲ء

جس اصول پر پاکستان بنا اسی اصول پر اسکا دستور بنیگا

کراچی کی ہنگامہ آرائی کے بعد بعض علمائے اسلام کہلانے والوں نے بھی احراریوں کے ساتھ مل کر یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ احمدیوں کو جلسۂ عام کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ ان کی تقریروں سے مسلمانوں یعنی احراریوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ اور ہمیں حیرت ہے کہ انگریزی معاصر "سندھ آبزرور" کراچی نے اپنے ۲۳ مئی کے اداریہ میں اس معاملہ کو ایک ملکی متنازعہ سوال کی صورت دینے کی کوشش کی ہے جس کا فیصلہ ان کے خیال میں جلد از جلد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ معاصر لکھتا ہے۔

"دو نظریے ہمارے سامنے ہیں۔ احمدیہ جماعت کا دعوےٰ ہے کہ قرارداد مقاصد کے مطابق (جس کی تشریح لیاقت علی خان مرحوم نے ۱۹۴۹ء میں کی) ان کو جلسے کرنے اور اپنے خیالات کے اظہار و اشاعت کا پورا حق حاصل ہے۔ یہ جلسہ حکام متعلقہ کی اجازت کے ساتھ اور خاص پنڈال میں منعقد کیا گیا تھا۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ احمدیوں کے خیالات سے ان کے جذبات مجروح ہوں گے وہ جلسہ میں شرکت کے لئے مجبور نہ تھے چنانچہ ہجوم کا متشددانہ رویہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا ان کے خلاف موثر کارروائی ہونی چاہیئے برعکس اس کے علماء کہتے ہیں۔ کہ قادیانیوں کو اس قسم کے جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے تھی۔ قادیانیوں کے عقائد مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں۔ اور ان کی اشاعت سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ جلسہ میں جو تقریریں کی گئیں۔ وہ اشتعال انگیز تھیں۔ پولیس کا اقدام اس اشتعال انگیزی میں اضافہ کا باعث ہوا۔ چند قادیانیوں کے لئے سو لاکھ مسلمانوں کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔ گرفتار شدگان نے چونکہ مشتعل ہو کر ہنگامہ برپا کیا۔ اس لئے انہیں رہا کیا جائے۔

ان ہر دو قسم کے خیالات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بنیادی طور پر ایک دوسرے سے مختلف اور ناقابل اتفاق ہیں۔ جہاں احمدی اپنے خیالات کو آزادانہ استعمال کرنے کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اور تشدد کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف علماء کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ احمدیوں کو عام جلسے کرنے اور اپنے خیالات کے آزادانہ اظہار کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کیونکہ اس سے اکثریت کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ لہذا جنہوں نے ان کے جلسہ میں تشدد کیا ہے۔ ان کو رہا کر دیا جائے۔ ان حالات میں حکومت کو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ (۱) کیا وہ فرقے اور مذاہب جو اکثریت کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔ اس بات کے مجاز ہیں۔ کہ وہ اپنے عقائد کی آزادانہ تبلیغ کریں خواہ اس سے اکثریت کے دل مجروح ہی کیوں نہ ہوں (۲) برعکس اس کے کیا اکثریت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اقلیت کے جذبات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے خیالات معتقدات کی اشاعت کریں۔

(۳) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا جو تنازعہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہے۔ اس میں حکومت کا رویہ کیا ہوگا۔ کیا وہ قرارداد مقاصد اور تعزیرات پاکستان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے عقیدہ کو قانونی حیثیت دے گی۔ اور جو نہ مانے گا۔ اس کے خلاف تعزیری کارروائی کرے گی۔

(۴) کیا حکومت کا مذہب اسلام ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو وہ کس فرقے سے اپنے آپ کو وابستہ اور کون سی فقہ پر عمل کرے گی۔ کیا وہ کسی خاص فرقہ اور فقہ کی تائید کریگی۔ ایسی صورت میں کیا مخالف فقہ کا رکھنے والوں کو ریاست کے فقہ کی آزادانہ مخالفت کرنے کا حق دیا جائے گا۔

(۵) کیا حکومت ایسے اختلافی معاملات میں اکثریت کی اتباع کریگی یا اپنے خیالات (خواہ وہ اکثریت کے خیالات کے خلاف ہی ہوں) نافذ کرے گی۔

(۶) مذہب کے معاملہ میں قرارداد مقاصد کے تحت عطا کردہ حقوق کی کونسی حدود مقرر کی جائیں گی

(۷) متنازعہ فیہ امور کے تصفیہ کیلئے کونسا ذریعہ مقرر کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا امور کا فیصلہ صاف صاف کرنا چاہیئے اور دونوں کے حقوق شہریت کی حدود متعین کر دینی چاہئیں۔ تذبذب اور تامل سے اور زیادہ الجھنیں پیدا ہوں گی۔ جس سے بسا اوقات خود حکومت کی اپنی پوزیشن نازک ہو جائے گی۔ قرارداد مقاصد اور لیاقت علی خان صاحب مرحوم کے بیان میں صرف اجمالی طور پر ان اصولوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ اور تفصیلات کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ وہ خلا ہے۔ جس سے یہ تمام تر الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں۔ جتنی جلدی اس خلا کو پُر کر دیا جائے گا۔ اتنا ہی ہماری مملکت کے نظم کے لئے مفید ہوگا۔"

ہم نہیں سمجھ سکے کہ موقر معاصر نے کس بناء پر اس سوال کو یہ صورت دے ڈالی ہے معاصر یہ بھول گیا ہے کہ جس بناء پر پاکستان حاصل کیا گیا ہے وہ بنا کیا ہے؟ وہ بنا یہ نہیں ہے کہ فلاں اکثریت کے فرقہ کے مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ بناء یہ ہے کہ تمام ان لوگوں کے لئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یا جن کو غیر مسلم مسلمان سمجھ کر ان کے ساتھ ایک سا سلوک کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک علیحدہ وطن ہونا چاہیئے۔ اگر اس وقت یہ سوال پیش کیا جاتا کہ ہم صرف ان لوگوں کے لئے علیحدہ وطن چاہتے ہیں جو اکثریت والے فرقہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو پاکستان قطعاً حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ایک فرقہ کی اکثریت خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہوتی۔ اس کو دوسرے فرقوں کی قتل گاہ بنانے کے لئے پاکستان نہیں مل سکتا تھا۔

اب چند احراری قسم کے علماء کے کہنے پر اس بات کو متنازعہ فیہ سمجھ کر ملک کے سامنے یا حکومت کے سامنے پیش کرنا پاکستان کے بنیادی اصول سے پرلے درجہ کا تجاہل عارفانہ ہے۔ اور جو اخبار یا سیاست دان اس سوال کو ایسا سوال بنا کر پیش کرتا ہے۔ جس کا حکومت پاکستان کو اب فیصلہ کرنا پڑے گا۔ اس کے اس فعل کو سوائے مفسدہ پرداز گروہ کی بے جا حمایت کے یا سیاست ملکی سے پرلے درجہ کی ناواقفیت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

پھر حیرت پر حیرت یہ ہے کہ یہ سوال ان لوگوں کا اٹھایا ہوا ہے۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بننے دینا نہیں چاہتے تھے۔ اور جو تفرقہ بین الفرق کا فتنہ اس وقت بھی محض اس لئے اٹھا رہے تھے کہ تمام مسلمان کہلانے والے ایک محاذ پر جمع نہ ہو سکیں۔ اور پاکستان کا مطالبہ ناکام ہو جائے۔ یہی وہ مولوی تھے جو نہ صرف احمدی اور غیر احمدی کا سوال اٹھا رہے تھے۔ بلکہ حنفی وہابی کا بھی سوال اٹھا رہے تھے۔ اور شیعہ سنی کا سوال اٹھانے کے لئے تو مدح صحابہ اور قدح صحابہ کے جھگڑے کو ہوا دینے کے لئے لکھنؤ تک گئے تھے۔

جناب مولانا عبدالحامد بدایونی جانتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں احمدی اور غیر احمدی کا سوال اٹھانا چاہا تھا مگر قائداعظم مرحوم کی ایک ہی گھرکی نے آپ کو بٹھا دیا تھا۔ اور اس کے بعد ان کو اور نہ کسی اور کو آج تک یہ سوال اٹھانے کی جرأت ہوئی۔ تا آنکہ اب پھر احراریوں نے پاکستان میں انارکی اور انتشار پھیلانے کے لئے یہ سوال اٹھانے کی کوشش کی ہے اور ہمارے بعض بھولے بھالے مسلم لیگی علماء بھی قائداعظم کی اس معنی خیز گھرکی کو فراموش کرکے ان کی پشت پناہی کرنے لگے ہیں۔ ان مولوی صاحبان کو اتنی شرم نہیں آتی۔ کہ جس اصول پر پاکستان حاصل کیا گیا ہے۔ اب جب پاکستان بن گیا ہے تو خود ہی اس اصول کی خلاف ورزی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کیا یہ قائداعظم مرحوم کی صریح توہین نہیں ہے۔ جس نے تمام مسلمان کہلانے والوں کو ایک محاذ پر جمع کرکے پاکستان بنایا تھا۔ اب یہ علماء ہیں جو اس وقت تو اس اصول پر آمنا و صدقنا کہہ رہے تھے۔ لیکن اب از سر نو ایسا شگوفہ چھوڑ رہے ہیں۔ جو پاکستان کی دھجیاں اڑا دے گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جس اصول پر پاکستان حاصل کیا گیا ہے اسی اصول پر پاکستان کا قانون بھی بنے گا۔

اس لئے یہ کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہیں ہے۔ جو معاصر نے حکومت کے سامنے فیصلہ کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ کیونکہ جس اصول پر پاکستان حاصل کیا گیا ہے۔ پاکستان کی حکومت خواہ کوئی بھی ہو ہمیشہ کے لئے اس اصول کی اخلاقاً اور قانوناً پابند ہے۔ ورنہ پاکستانی ریاست کی کوئی بنیاد ہی نہیں رہتی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ

اگر اس اصول کی بفرض محال ایک بار خلاف ورزی کی گئی۔ تو پاکستان میں فتنوں کا ایک ایسا باب کھل

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اعلان نکاح

لئیق احمد صاحب ابن چوہدری غلام محمد صاحب ساکن لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ امۃ الرشید بیگم بنت قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ساکن نیروبی (برٹش ایسٹ افریقہ) بعوض پانچ ہزار حق مہر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد حلقہ ج ربوہ میں ۲۶ مئی ۱۹۵۲ء بمطابق یکم رمضان المبارک کو بعد از نماز عصر فرمایا۔ اور لمبی دعا فرمائی۔ عزیز میری مرحومہ سہیلی امۃ العزیز بیگم کا اکلوتا بیٹا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

آمنہ بیگم چوہدری عبداللہ خان ۱۲۷ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

اسلام زندہ مذہب ہے

قرآن کریم ایک مختصر سی کتاب ہے مگر معانی اور مطالب کے لحاظ سے غیر محدود ہے

اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف صاحبِ شریعت نبی بنایا بلکہ آپ کو خاتم النبیین کا مقام عطا فرمایا

جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ سالانہ پر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بصیرت افروز تقریر

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۵۲ء جہانگیر پارک کراچی میں (بموقعہ جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ کراچی) عزت مآب جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "زندہ مذاہب" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تعوذ کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ

اسلام اور دیگر مذاہب میں امتیاز

مجھے آج یہاں تقریر کرنے کے لئے کہا گیا تو ساتھ ہی یہ سوال کیا گیا کہ میں کس موضوع پر تقریر کرنا پسند کروں گا۔ میں نے جلسہ کے پروگرام میں اپنی تقریر کا اعلان کرنے کو نہیں بتایا تھا۔ لیکن اب اس کا میں خود اعلان کرتا ہوں کہ میری تقریر کا موضوع "زندہ مذہب" ہے کہنے کو تو یہ دو لفظ ہیں اور ہر ایک وہ انسان جو اپنے آپ کو اسلام سے وابستہ قرار دیتا ہے سمجھ لے گا کہ میرا مضمون اسلام کے متعلق ہوگا۔ اور وہ یہ سمجھ لے گا کہ اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابل پر "زندہ مذہب" منوانا یا ثابت کرنا مقصود ہوگا۔ لیکن دنیا میں بہت سے مذہب ہیں اور ہر مذہب کا بانی کوئی نہ کوئی نبی ہے تو کیا یہودیت عیسائیت۔ بدھ ازم۔ ہندو مذہب یا دیگر مذاہب کا یہ حق نہیں کہ وہ بھی اپنے مذہب کو زندہ قرار دیں؟

اس کی کیا وجہ ہے؟ کیوں ہم اسلام کو دوسرے ادیان کے مقابل پر زندہ مانتے ہیں؟ انبیاء تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی بہت سے آئے۔ جن میں سے بعض شریعت لائے۔ اور بعض پہلی شریعتوں کے استحکام اور ان کی تفاصیل کو بیان کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ مثلاً یہودی اور عیسائی۔ توریت اور انجیل پر۔ ہندو رام چندر اور کرشن کی تعلیمات پر۔ بدھ مذہب گوتم بدھ کی تعلیمات پر اور ایسے ہی پارسی زرتشت علیہ السلام کی تعلیم پر اپنے آپکو عمل پیرا قرار دیتے ہیں۔ اور ان سب کتب مقدسہ یا شریعتوں کو خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ بتاتے ہیں اور اپنے تئیں صاحب شریعت نبی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو پھر وہ امتیاز کیا ہے جو اسلام کو دوسرے مذاہب سے ہے؟

اسلامی شریعت مکمل اور ہمیشہ رہنے والی ہے

پہلے تمام انبیاء خاص وقتوں اور خاص قوموں کی طرف ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آئے تھے۔ اور ان کی ہدایات ان کے زمانہ کی ضرورت تک محدود تھیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام دنیا اور تمام بنی نوع انسان کیطرف مبعوث فرمائے گئے۔ اور آپ کو جو شریعت دی گئی۔ وہ ایک مکمل اور ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت ہے۔ اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے صرف صاحب شریعت نبی ہی نہیں مبعوث فرمایا بلکہ آپؐ کو خاتم النبیین کا مقام عطا فرمایا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ما کان محمد ابا احد من
رجالکم و لکن رسول اللہ
وخاتم النبیین (احزاب پ ۲۲ ع ۲)

اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو کیوں یہ مرتبہ اور یہ مقام عطا فرمایا۔ اور کیسے اس مرتبہ کے ساتھ اسلام کی زندگی دوسروں پر ثابت ہوتی ہے۔

دنیا کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی ترقی بمتعدد ارتقائی ادوار سے گزر کر ایک اعلےٰ مقام تک پہنچی ہے۔ اور ایسے ہی انسانی قوےٰ اور ذہن اور عقل و فہم کی ارتقائی منازل بھی تدریجاً ترقی پذیر ہوئی ہیں۔

دوسری طرف ہمیں اللہ تعالےٰ کا روحانی سلسلہ بھی اسی طرح نظر آتا ہے۔ چنانچہ شروع میں حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بالکل چند ابتدائی تمدنی اصولوں پر شریعت مشتمل تھی۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے وقت اور زیادہ وضاحت ہوئی۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے وقت کچھ اور زیادتی ہوئی اور شریعت کے احکام میں قدرے تخصیص آگئی۔ چنانچہ اس ارتقائی ترقی کا ذکر بائیبل میں ان الفاظ کے ساتھ ملتا ہے۔

"میں نے تم سے ابھی بہت سی صداقتیں بیان کرنی ہیں۔ لیکن تم ان سب کو اب برداشت نہ کر سکو گے۔" (باب ۱۶ آیت ۱۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کے اس قول سے مراد یہی ہے۔ کہ بنی نوع انسان کا ذہنی ارتقاء ابھی کامل شریعت کا حامل نہیں ہو سکا تھا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس قدر کافی تھا کہ اللہ تعالےٰ ہدایت کے اصول نبی پر واضح فرما دیتا۔ اور نبی اپنی قوم کو اپنے الفاظ میں سمجھا دیتا۔ کبھی رویا کے ذریعہ کبھی کشف کے ذریعہ کبھی براہ راست تفہیم قلبی کے ذریعہ اور شاذ شاذ اپنے کلام کے ذریعہ۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق گو یہ آتا ہے کلّم اللہ موسیٰ تکلیما لیکن ان کی کتابوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے قلب میں ڈال دیا گیا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت جب نسل انسانی پر وہ زمانہ آگیا۔ جب اللہ تعالےٰ کے علم میں انسان اس کی امانت کا پورے طور پر متحمل ہو چکا تھا۔ اور بنی آدم اب مختلف ٹکڑوں کی صورت چھوڑ کر "اعضائے یک دیگر اند" کی تشکیل اختیار کرنے والے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کامل ہدایت یعنی قرآن کریم کو اپنے الفاظ میں نازل فرمایا۔ اور اس کا یہ نزول اور اس کی حفاظت تاریخی حیثیت سے بھی ثابت ہے۔ اس کے علاوہ یہ شریعت کامل بھی ہے۔ اس میں تمام ہدایت بھی ہے۔ یہ ہمیشہ کے لئے تفصیلاً لکل شیئٍ بھی ہے۔ مخالفین اس کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ لیکن اس کا اقرار وہ ضرور کرتے ہیں۔ کہ یہ وہی کلام ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کا کلام بتا کر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور یہ کلام خود اپنے اندر یہ دعوےٰ بھی رکھتا ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ لیکن باقی صحیفے نہ تو یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور نہ وہ اس طرح دائمی اور مکمل ہی تھے بلکہ وہ محدود شریعتیں تھیں۔ اور محدود زمانہ کے لئے تھیں۔ موسوی شریعت اور اس کی تفاصیل اور ہدایات حضرت موسےٰ علیہ السلام کی پانچ کتابوں میں ہیں۔

اور پھر اس کی وضاحت تو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے لے کر ملاکی نبی تک کی کئی کتابوں میں ہے اگر پہلے نبیوں کے قلب پر محدود زمانہ کے لئے ایک خاص قوم کی طرف نازل کردہ ہدایت کی تشریح پانچ کتابوں یا جلدوں میں ہوتی ہے۔ تو پھر بتایئے۔ یہ کامل اور ہمیشہ کفایت کرنے والی شریعت بھی۔ اگر اس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کی جاتی۔ تو اس کی تفصیل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ میں کتنی جلدوں میں سماتی؟ اور پھر کتنا بوجھ اس کے مطالعہ اور اس کی تفصیل اور ہدایت پر احاطہ کرنے کے لئے اٹھانا پڑتا؟

لیکن اللہ تعالےٰ کی حکمت نے ان تمام مشکلات کا حل یوں فرمایا کہ اپنی اس شریعت کو اپنے کلام اور معین الفاظ میں نازل فرمایا۔

پس اس لحاظ سے بھی یہ ایک ایسی امتیازی بات ہے۔ اور خصوصیت ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام آج **زندہ مذہب** کہلاتا ہے۔ باوجود اس قدر مکمل اور جامع ہونے کے قرآن کریم ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ اور اس قدر مختصر ہے۔ کہ اسے دس گھنٹوں میں تلاوت کیا جا سکتا ہے مگر قرآن مجید معانی اور مطالب کے لحاظ سے محدود نہیں ہے۔ اور اس امتیاز کا ذکر پہلے صحیفوں میں بھی موجود ہے۔ (مثلاً یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲۔ استثنا باب ۱۸ آیت ۱۸)

اس کی جامعیت کے متعلق قرآن کریم میں بھی آیا ہے

لو کان البحر مدادا لکلمات
ربی لنفد البحر قبل
ان تنفد کلمات ربی
ولو جئنا بمثلہ
مددا
(سورہ کہف)

مثل مشہور ہے کہ دریا کوزے میں بند کر دیا۔ لیکن یہاں تو ایک صحیفہ میں کئی سمندر بند ہیں۔

مثلاً یہ کائنات جو ایک زندہ جہان ہے۔ اور یہ زمین جو ایک چھوٹے سے چھوٹے ستارے سے بھی چھوٹی ہے۔ اس کی نئی نئی چیزوں اور تازہ بتازہ سامانوں کا بھی ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ تو پھر ایک ایسا کلام جو لامحدود زمانوں کے لئے ہے۔ اور تمام نسل انسانی کے لئے ہے۔ کیونکر اپنے مطالب کے لحاظ سے محدود ہو سکتا ہے؟

قرآن کریم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

ان سب خوبیوں کے علاوہ اس میں یہ بھی ایک خاص خوبی موجود ہے۔ کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن دوسری تمام شریعتوں میں تحریف و تبدل ہو چکا ہے۔ اور بعض شریعتوں کی تو زبانیں ہی دنیا سے مر چکی ہیں۔ اور بعض ہدایت ناموں سے ان کے زمانہ میں ہی بعض وہ قومیں محروم ہو گئیں۔ جن کی ہدایت کے لئے وہ بھیجی گئی تھیں۔ بعض کے پیروؤں نے اس میں تحریف کر ڈالی۔ اور اکثر دفعہ اسکی تشریح اور مطالب میں اس قدر اختلاف ہو گیا۔ کہ لوگوں کا ان پر سے وثوق اور یقین اٹھ گیا۔ حالانکہ کسی ہدایت پر عمل اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے، جب تک کہ یہ کامل یقین ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کا یہی منشا ہے۔ جو ہمارے سامنے بیان کیا جاتا ہے

قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ

پہلے نوشتوں کی طرح قرآن کریم کے متعلق بھی تحریف و تبدل کا خطرہ تھا۔ اس کے پیش نظر خود قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے اس کے نزول کے ساتھ ہی اسکی حفاظت کا وعدہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

کہ میں نے ہی اس ذکر کو نازل کیا۔ اور میں ہی اس کی حفاظت کروں گا۔ اور اس کے لئے تین قسم کی حفاظت کی ضرورت ہے۔

(۱) صوری یا لفظی۔ قرآن کریم کی اس صحت اور اور حفاظت کے آج چودہ سو سال گذر جانے کے بعد بھی نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مخالفین اسلام بھی قائل ہیں۔ یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ کہ ایک امی نبی کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے جو کلام دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جس کلام کو پہلے چمڑے کے ٹکڑوں اور پتوں وغیرہ پر لکھا گیا تھا۔ اس کا ایک شوشہ تک آج بھی صحیح موجود ہے۔ اور محفوظ ہے۔ اس سے بڑھ کر زندہ شریعت ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

(۲) دوسری حفاظت زبان اور لغت کی ہے۔ وقت کی قلت کی وجہ سے میں عربی زبان کی وسعت کے متعلق کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ تاہم یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ تمام شریعتوں کی زبانیں یا تو مسخ ہو چکی ہیں۔ یا مٹ چکی ہیں۔ لیکن عربی زبان جو شریعت اسلامیہ کی زبان ہے۔ وہ بفضلہ تعالےٰ اپنی پوری شان سے زندہ اور رائج ہے۔ اور دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا طبقہ اسے بول رہا ہے

(۳) تیسری حفاظت معنوی ہوتی ہے۔ اس کے متعلق جہاں تک تو محض حکمت کے بیان کرنے میں تنوع کا تعلق ہے۔ اس سے کوئی پریشانی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ذہنی ارتقاء ہوتا ہے۔ لیکن جب احکام اور فلسفہ ہدایت کی تفصیل یا خود شرعی احکام کے سمجھنے میں اختلاف اور تناقض پیدا ہو جائے۔ تو نہ صرف ذہنی پریشانی پیدا ہوگی۔ بلکہ عمل بھی سست ہو جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا والی حالت پیدا ہو جائے گی۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

اگر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حالت پیدا ہو چکی ہے۔ اور مسلمانوں کے اعمال و افعال بوجہ ان تناقضات کے اس قدر بگڑ چکے ہیں۔ کہ آج اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائیں۔ تو ان لوگوں کو اپنے اصحاب نہیں قرار دیں گے۔ اور دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جہاں یہ حالت نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیم یافتہ پڑھے لکھے اور عربی دان اور قرآن کریم کے حافظ آج بھی مسلمانوں میں موجود ہیں۔ لیکن لوگوں میں آج وہ یقین اور وثوق نہیں ہے۔ اور یہی یقین اور وثوق پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ مثلاً اس زمانہ میں قرآن کریم مخالفوں اور خود مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھوں میں مورد طعن بنا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ انفرادی بداعمالی اور قومی تفرقہ وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ اس زمانہ میں خود مسلمانوں کے نہ صرف عمل سے بلکہ ان کے الفاظ سے بھی ناقابل عمل یا بے فائدہ اور تضیع اوقات کا موجب شمار کئے جانے لگے ہیں۔ اور مخالفوں خصوصیت سے مغربی ممالک اور فلسفہ والوں کی طرف سے جس قدر بوچھاڑ اعتراضات کی قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع میں کی گئی اس کی پہلے مثال نہیں ملتی۔ مسلمانوں کے پاس سوائے عذر خواہی کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا۔ اور یہ بات مسلمانوں کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوئی۔ چنانچہ مسلمان گروہ در گروہ اسلام سے منحرف ہو کر دوسرے مذاہب میں چلے گئے۔ اسلامی عبادات اور اعمال کو تضیع اوقات سمجھنے لگے یہ سب کچھ ہماری زندگیوں میں ہوا۔ جب میں بچہ تھا۔ تو جو احترام اسلام کا میں نے دیکھا۔ وہ آج نہیں ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس۔ کے مطابق یہ تعلیم اوجھل ہو گئی۔ حکمت اور ہدایت میں اختلاف ہو گیا۔ پختہ یقین نہیں رہا ہے۔ عمل سست ہو گیا ہے۔ مخالفین کی یورش بڑھ گئی ہے۔ برکات جاتی رہیں اور قرآن اور اسلام مورد طعن ہو گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ؑ کے ذریعہ اسلام کی حفاظت

مسلمانوں کی اس حالت کے پیش نظر اب حفاظت کے تیسرے پہلو کی ضرورت پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ جو صادق الوعد ہے۔ اس نے اپنے وعدے کے مطابق یہ حفاظت بھی فرمائی۔ اگر اس وعدہ کو اللہ تعالےٰ پورا نہ کرتا۔ تو پھر اسلام مورد الزام ٹھیرتا۔ کیونکہ اور کونسا ایسا نازک وقت اور زمانہ مسلمانوں پر آئے گا۔ کہ مسلمانوں کی حالت اس سے زیادہ خراب ہوگی۔ آج پھر یقیناً اس چیز کی ضرورت ہے۔ کہ ہم اپنے عمل سے اور نمونہ سے پھر اسلام کی خوبیوں کو دنیا پر پیش کریں۔ اس حد تک تمام مسلمان ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ اور اگر ایسی حفاظت کا وعدہ اور انتظام اسلام میں نہیں۔ تو پھر کونسی صورت موجودہ حالات میں نجات اور ترقی کی اسلام میں ہے۔ اور اگر ایسا وعدہ ہے اور ربوبیت کا تقاضا بھی ہے۔ کہ ہو تو پھر وہ کیا انتظام ہے؟ اگر تو قرآن کریم کے بعد کسی اور شریعت کے آنے کا امکان ہوتا۔ تب ہم نئی شریعت کا انتظار کرتے لیکن اسلام کا ہدایت نامہ تو ہمیشہ کے لئے ہے۔

رسول کریم صلعم کا غلام ہی اس حالت کی اصلاح کریگا

تمام مسلمانوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام خود بجسد عنصری دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اور اسلام کا احیاء فرمائیں گے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ آپ کی نبوت کے سوا سب نبوتیں ختم ہو گئیں۔

"لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے"

اور اگر آپ کی امت سے باہر کا کوئی نبی آتا۔ تو مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ یہ کام تو اسی شخص سے ہو سکتا ہے۔ جو آپ ہی کا غلام اور امتی اور مطیع اور تابع ہو۔ اور آپ ہی کے نور سے منور ہو۔ اور آپ ہی کے نور کی روشنی سے اس مرتبہ پر فائز ہو۔ اور اس کام کو سر انجام دے۔ اس شخص کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ میدان میں تو ایک ہی مدعی ہے۔ ضرورت واضح ہے۔ وعدہ موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ربوبیت تقاضا کر رہی ہے۔ اور صرف ایک مدعی ہے جو کہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اور یہ کام تجدید دین احیائے اسلام اور قیام شریعت کا میرے سپرد فرمایا ہے۔ یہ کوئی معمولی دعویٰ نہیں۔

ایک عاقل اور خدا ترس شخص یقیناً ایسا دعویٰ غلط طور پر نہیں کر سکتا۔ جو ایسا دعویٰ بطور افترا کے کرتا ہے۔ اول تو اس کی زندگی خود اس کے خلاف شاہد ہوگی۔ دوسرے وہ خدا تعالےٰ کی گرفت سے باہر نہیں رہ سکتا۔ پرانے نوشتوں میں بھی وعید موجود ہے۔ اور قرآن کریم نے بھی لو تقول علینا بعض الاقاویل میں دردناک گرفت کے وعید کا اعلان فرمایا ہے۔

خدا ترس انسان کے لئے مقام غور

صالح اور خدا ترس انسان کے لئے یہ بہت غور کا مقام ہے۔ ایک مومن متقی۔ صالح انسان کے منہ سے ایسا دعویٰ سنتے ہی مومن تو وجد میں آ جائے گا۔ اور دین اور ایمان کے ساتھ تھوڑی سی حس رکھنے والا بھی اپنے تئیں کم سے کم یوں سمجھانے کی کوشش کرے گا۔

ان یک کاذبًا فعلیہ کذبہ وان یک صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم۔

ہم دیکھتے ہیں۔ جب زمین خشک ہو جاتی ہے عین وقت پر اللہ تعالےٰ کی رحمت باران کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ تو ایسا ہی اسلام کے باغ کی آبپاشی اور شادابی کے لئے بھی ہوا۔

اب اس شخص مدعی کے متعلق ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کا اسلام۔ اللہ تعالےٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم کے ساتھ کیسا تعلق و رشتہ ہے۔ اگر وہ اسلام پر ہی ایمان نہیں رکھتا اور کسی اور دین کی طرف بلاتا ہے۔ تو ہماری تمام دلیل ہی باطل ہو جاتی ہے۔

میں یہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کلام منظوم میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں۔ جن سے واضح ہو جائے گا۔ کہ حضور کا تعلق اللہ تعالےٰ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کریم کے ساتھ کیسا تھا۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں سے چودھری صاحب نے تقریباً پندرہ بیس منٹ تک بہت سی نظمیں اور چیدہ چیدہ اشعار پڑھے۔ جن میں سے چند حصے پیش کئے جاتے ہیں)

خدا تعالےٰ کے متعلق:-

اے دلبر و دلستان و دلدار
وائے جان جہان و نور انوار
لرزاں ز تجلیت دل و جاں
حیراں ز رخت قلوب و ابصار
در ذات تو جز تحیرے نیست
ہنگام نظر نصیب افکار
آں کیست کہ منتہائے تو یافت
واں کو کہ شود محیط اسرار
چشم و سر ما فدائے رویت
جان و دل ما بتو گرفتار
عشق تو بہ نقد جاں خریدیم
تا دم نہ زند دگر خریدار

قرآن کریم کے متعلق:-

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے۔
بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہر گز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکان ندائے جمالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

اسلام کے متعلق

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

خدا تعالےٰ کے روبرو۔ اقرار۔ اور دعا

اے قدیر و خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بردلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دیداستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بردلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار
ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برار
آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تباہ کن کارِ من
در مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی
در دلِ من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ

با من از روئے محبت کار کن
اندکے افشائے آں اسرار کن
اے کہ آئی سوئے ہر جوئندۂ
واقفی از سوزِ ہر سوزندۂ
زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم
زاں محبت ہا کہ در دل کاشتم
خود بروں آ از پئے ابراءِ من
اے تو کہف و ملجا و ماوائے من
آتشے کاندر دلم افروختی
وز دمِ آں غیر خود را سوختی
ہم ازاں آتش رخِ من بر فروز
ویں شبِ تارم مبدل کن بروز
چشم بکشا ایں جہانِ کور را
اے شدید البطش بنما زور را
ز آسماں نورِ نشانِ خود نما
یک گلے از بوستانِ خود نما
ایں جہاں بینم پر از فسق و فساد
غافلاں را نیست وقتِ موت یاد
از حقائق غافل و بیگانہ اند
ہمچو طفلاں مائلِ افسانہ اند
سرد شد دلہا ز مہرِ روئے دوست
روئے دل ہا تافتہ از کوئے دوست
سیل در جوش است و شب تاریک و تار
از کرم ہا آفتابے را برار

آخر میں چودھری صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے پہلے مسلمانوں کی نہایت ناگفتہ بہ حالت تھی۔ لیکن آپ کے دعویٰ کے بعد یہ حالت بدل گئی۔ کسی مسلمان کو آج بھی جب کسی آریہ سے ہندو یا عیسائی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ تو وہی دلائل پیش کرتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں درج ہیں۔ کیونکہ ان دلائل کے بغیر آج چارہ نہیں۔

ان تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے۔ کہ احمدیت خدا تعالےٰ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ یہ پودا اسلام کی حفاظت کی غرض سے کھڑا کیا گیا ہے۔ جس کا وعدہ قرآن مجید میں دیا گیا تھا۔ اگر نعوذ باللہ آپ کے وجود کو درمیان میں سے نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک خشک درخت شمار کیا جائے گا۔ اور اسلام کی کوئی برتری دیگر مذاہب سے ثابت نہیں ہو سکتی۔

(المصلح کراچی ۲۳ مئی ۵۲ء)

دعائے مغفرت:۔ خاکسار کی والدہ محترمہ سرداراں بی بی زوجہ چودھری نبی بخش صاحب مورخہ ۲۰ مئی ۵۲ء ربوہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بعد نماز عصر جنازہ پڑھا۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ احباب بلندی درجات کے لیے دعا فرمائیں۔ خاکسار عطاء اللہ دیہاتی مبلغ چک ۳۵ع جنوبی سرگودھا۔

زمیندارہ جماعتوں کے زعماء صاحبان انصار

جن زمیندارہ جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ اور ایسے اراکین انصار جن کا گذارہ زمین کی آمد پر ہو۔ ان جماعتوں کے زعماء انصار کو چاہیئے۔ کہ اب جبکہ فصل ربیع کی پیداوار زمینداروں کے گھروں میں آ چکی ہے۔ یا آنے والی ہے۔ زمیندار اراکین انصار سے ان کی آمد پر نصف پائی فی روپیہ کے حساب سے کم از کم چھ ماہ کا چندہ انصار وصول کرلیں۔ اور چھ ماہ کا چندہ آئندہ فصل خریف پر وصول کیا جائے۔ چونکہ چندہ انصار کی رقم نہایت حقیر سی ہوتی ہے۔ اگر کوئی سال کا بھی اکٹھا چندہ اسی فصل سے یکمشت ادا کرنا چاہے۔ تو شکریہ کے ساتھ وصول کر لیا جائے اور جن انصار کی طرف پچھلی بقایا چندہ انصار کی رقم واجب الوصول ہو۔ وہ بھی اسی فصل پر وصول کر لی جاوے۔ اور ایسی کوشش ہو۔ کوئی شخص چندہ انصار کا بقایا دار نہ رہے۔ پھر جس قدر چندہ انصار فراہم ہو۔ اس میں سے ⅓ حصہ مقامی مجلس انصار اللہ کی ضروریات کے لئے رکھ کر باقی ⅔ حصہ بہت جلد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد امانت مجلس انصار اللہ مرکزیہ داخل خزانہ فرماویں۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی علالت

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی درویش ۲۳/۵/۵۲ سے ضربۃ الشمس (sun stroke) سے صاحب فراش ہیں۔ بخار مسلسل ہے۔ اور کمزوری زیادہ ہے۔ کئی دن اور رات کے بعد آج رات قدرے نیند آئی ہے۔ احباب دردِ دل سے اس قدیم اور بزرگ صحابی کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لیے دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین درویش دارالمسیح قادیان)

باڈہ۔ ضلع لاڑکانہ (سندھ) میں سالانہ تبلیغی جلسہ

مورخہ ۸ ر مئی ۵۲ء بروز اتوار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس صبح دس بجے سے ایک بجے تک زیر صدارت مکرم حافظ عبد الحکیم صاحب سوداگر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی غلام حیدر صاحب مقامی مبلغ نے وفات مسیح ناصریؑ پر تقریر فرمائی۔ مکرم ماسٹر محمدؐ پریل صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ میں کیوں احمدی ہوا۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز سابق مبلغ ملایا و سنگاپور نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر فرمائی۔ مولوی غلام احمدؐ صاحب فرخ مبلغ سندھ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کو وضاحت سے بیان کیا۔ اور ختم نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ آپ کی تقریر سندھی زبان میں ہوئی۔ اور نہایت توجہ سے سنی گئی۔

دوسرا اجلاس:۔ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم ماسٹر محمدؐ پریل صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور غیر ممالک میں تبلیغی مراکز کا قیام پر تقریر فرمائی۔ اور آپ نے ملایا میں اپنی پندرہ سالہ تبلیغی مساعی اور اس کے خوشکن نتائج کو بیان فرمایا۔ مکرم مولوی غلام احمدؐ صاحب فرخ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شان سے صلیب کا قلع قمع کیا۔ اور اسلام کی عظمت کو قائم کیا۔ جلسہ نو بجے شب دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ میں کھنڈو۔ دادو۔ سکھر۔ جیکب آباد اور کنڈیارہ سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ جلسہ کے جملہ انتظامات میں خدام الاحمدیہ مشن وباڈہ نے بہت اچھا کام کیا۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

خاکسار مرزا فتح محمدؐ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ مشن وباڈہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)

حلقہ رتن باغ لاہور میں درس اور نماز تراویح

امسال بھی رتن باغ میں درس اور تراویح کا انتظام کیا گیا ہے۔ حلقہ رتن باغ کے قریبی احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ ضرور شامل ہوا کریں۔ صبح درس الحدیث صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمدؐ صاحب دیتے ہیں۔ (خاکسار مصلح الدین بنگالی زعیم حلقہ رتن باغ لاہور۔

درخواست دعا

محترمہ والدہ صاحبہ کو اچانک گر جانے سے دائیں بازو پر شدید ضرب آئی ہے۔ جس کے سبب تیز بخار بھی ہو گیا ہے۔ اور بازو سے معمولی حرکت بھی نہیں ہو سکتی۔ بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان شریف سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لیے رمضان کے مبارک مہینہ میں خاص طور پر دعا فرماویں۔ (خاکسار جمال الدین احمدؐ قادیانی کوچہ احمدیہ چنیوٹ۔

جامعہ نصرت کالج ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت کالج ربوہ میں فسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ جو ۲۷ مئی سے لے کر ۷ جون تک جاری رہے گا۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت ربوہ میں داخل کرائیں۔ تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں جامعہ نصرت میں دینیات کے علاوہ انگریزی عربی۔ فارسی۔ اسلامیات۔ تاریخ فلسفہ حساب اور اردو مضامین پڑھانے کا بھی انتظام ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ داخل ہونے والی طالبات کو جلد از جلد پہنچنا چاہیئے۔ تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ نیز اپنے ساتھ پرووبژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ بھی لائیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے سلسلے میں احباب جماعت کی یاددھانی کے لئے حضور ایدہ اللہ کا ارشاد شائع کیا جاتا ہے:-

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارے میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے" خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

نوٹ:- ایف اے ایف ایس سی کا تمام مضامین میں داخلہ ۲۷ مئی ۵۲ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔ اور اس کے بعد دس روز لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا

(پرنسپل)

قربانی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں

تحریک جدید کے جو مجاہد اپنے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورے کر دیں گے۔ ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جاویں گے۔ ہر وہ احمدی جو تحریک جدید میں شامل ہے وہ اپنے وعدہ کا محاسبہ کر لے کہ آیا ادا ہو چکا ہے اگر نہیں تو ابھی سے کوشش کرے کہ ۳۱ مئی تک اس کا وعدہ پورا ہو جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۲ ستمبر ۵۱ء کی تقریر میں فرما چکے ہیں۔ کہ

"قربانی کا اصل وقت پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے۔ تو اب چھاتی تان کر پھرتے۔ کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا۔ وہ ادا کر چکے"

آپ کو معلوم رہے۔ کہ اس سال میں سے چھ ماہ کا وقت ۳۱ مئی کو ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ پوری کوشش سے اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دینی نصاب کے متعلق ضروری یاددھانی

جماعتوں کی اطلاع کے لئے آخری یاددھانی کے طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ دینی نصاب کے لئے آخری تاریخ ۳۱ مئی ہے۔ اس کے بعد جون کے پہلے ہفتہ میں مردوں۔ عورتوں کا امتحان لے کر نتیجہ مرکز کو بھجوانا ہے . . . . جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ پوری توجہ دیں۔ نظارت ہذا کی رائے میں اگر کوئی شخص پوری توجہ سے پڑھے اور یاد کرے۔ تو اس کے لئے یہی عرصہ کافی ہے۔ مگر اس نصاب پر ساڑھے پانچ ماہ کا عرصہ گزرتا ہے۔ اب تو کسی بھائی اور بہن کو موقعہ نہ ملنے کا عذر نہیں ہونا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان برائے مجالس لجنہ اماء اللہ

لجنات کی صدر صاحبات کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی طرف سے ناصرات الاحمدیہ کے متعلق مرکز میں کوئی رپورٹ نہیں آرہی۔ اس لئے جن جن لجنات میں مجلس ناصرات الاحمدیہ قائم نہیں وہ قائم کر کے مطلع فرما دیں۔ اور جہاں قائم ہیں۔ وہ اپنے پروگرام اور مساعی سے ماہ بماہ مرکز کو مطلع کیا کریں۔

جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

چندہ وصولی بقایاجات جماعتہائے احمدیہ پاکستان

جماعتہائے مقامی کے بجٹ حصہ آمد۔ چندہ عام و مستورات اور جلسہ سالانہ سال ۱۹۵۱-۵۲ء اور وصولی اور بقایا کی فہرست درج ذیل ہے۔ تا ایک تو احباب کو معلوم ہو سکے کہ اگر ان کی جماعت کے حساب میں کوئی غلطی ہے تو اس کی تصحیح کروالیں۔ اور دوسرا یہ کہ سست جماعتیں اپنی سستی کو دور کریں اور آئندہ شائع ہونے والی فہرست میں اُن کے نام سو فیصدی پورا چندہ لازمی ادا کرنے والوں میں آئیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

حلقہ گجرات

نام جماعت	چندہ عام حصہ آمد و مستورات بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	چندہ جلسہ سالانہ بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
گجرات	۴۱۵۴	۱۴۴۴	۷۰	۵۵۲	۳۰۸	۲۴۴
منڈی بہاء الدین	۱۳۵۰	۱۳۵۰	-	۱۷۴	۱۵۳	۲۱
کھوکھر غربی	۵۳۶	۱۲۸	۴۰۸	۶۵	۲۱	۴۴
شیخ پور	۱۱۵۰	۴۴۳	۷۰۷	۹۵	۷۶	۱۹
نسو والی سوہل	۱۰۷۰	۱۸۸	۸۸۲	۱۲۸	۴	۱۲۴
کرڑیانوالہ	۲۹۵	۷۵	۲۲۰	۵۸	۱۰	۴۸
بھواء	۲۹۹	۲۰	۲۷۹	۳۰	-	۳۰
شادی وال خورد	۲۲۷۶	۴۰۷	۱۸۶۹	۲۳۹	۳۳	۲۰۶
کنجاہ	۳۵۰	۳۰۶	۴۴	۶۱	۲۵	۳۶
گولیکی	۳۲۳	۲۹۵	۴۲۸	۹۳	۳۴	۵۹
سعد اللہ پور	۴۵۶	۲۳۶	۲۲۰	۳۸	۲۲	۱۶
رجوعہ پیلاں	۲۷۰	۹۲	۱۷۸	۲۶	۲۱	۵
مونگ	۲۸۹	۲۶۷	۲۲	۳۰	۲۷	۳
دیوتا ماجرہ	۱۱۷۲	۱۱۸	۱۰۵۴	۱۰۳	-	۱۰۳
فتح پور	۱۱۳۶	۱۴۱	۹۹۵	۱۴۶	۱۷	۱۲۹
ڈنگہ	۲۲۷	۲۲۷	-	۱۳	۳۶	-
چک سکندر	۱۰۸۷	۱۰۲۲	۶۵	۱۲۵	۱۲۵	-
پوڑانوالہ اسماعیلہ	۹۹۴	۱۰۵	۸۸۹	۱۴۴	۵	۱۳۹
لالہ موسےٰ	۱۴۱[illegible]	۵۳۲	۱۰۷۸	۲۰۳	۳۵	۱۶۸

بعدالت جناب خان عبدالصمد خاں صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر گجرات
ریفرنس ۵۷ بابت ۱۹۵۲ء

بہادل ولد صاحبو وغیرہ اقوام جٹ سکنائے مونگ تحصیل پھالیہ

بنام محکمہ بحالیات۔ میلارام وغیرہ

ریفرنس زیر دفعہ ۲۳ آرڈیننس نمبر ۱۵ بابت ۱۹۲۹ء۔ برائے قرارداد کہ اراضی فک الرہن ہو چکی ہے مالکیت مالکان تھے۔

بنام۔ میلارام۔ سنگت سنگھ۔ ارجن سنگھ پسران ہرنام سنگھ اقوام اروڑہ سکنائے مونگ تحصیل پھالیہ حال ہند

ہرگاہ عدالت کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ مسئول علیہم متذکرہ بالا کی تعمیل معمولی طریق سے ہونی دشوار ہے لہٰذا بنام مسئول علیہم مذکورہ نوٹس بذریعہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ عدالت ہذا میں ۶/۵/۵۲ برائے پیروی و جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوں گے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔ اور درخواست بالا ان کی غیر حاضری میں سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ ۲۲/۵/۵۲ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
گھیٹر	۱۴۵	۱۴۵	—	۲۶	۱۸	۸
گگرالی	۳۹۷	۳۹۷	—	۸۷	۲۹	۵۸
تہال	۵۹۰	۱۳۶	۴۵۴	۱۱۰	۶	۱۰۴
سرائے عالمگیر	۲۱۶	۱۳۸	۷۸	۳۳	۳۳	-
بھملہ	۱۹۱	۱۵۰	۴۱	۴۹	۱۵	۳۴
بلالی	۱۰۴	۶۳	۴۱	۷	۷	-
گوٹڑیالہ	۱۲۹	۱۲۵	۴	۱۹	۹	۱۰
کھاریاں	۲۵۰۶	۱۹۶۲	۵۴۴	۲۸۷	۲۳۸	۴۹
جسو کے سدو کے	۲۹۷	۱۸۹	۱۰۸	۳۳	۲۷	۶
سوک کلاں	۸۵	۷۵	۱۰	۹	۹	-
عالم گڑھ	۱۰۵۳	۲۲۸	۸۲۵	۱۰۵	۱۶	۸۹
بھلیر یکیانہ	۴۷۵	۱۳۰	۳۴۵	۴۹	۱۳	۳۶
گنگ چنن	۳۰۶	۱۱۴	۱۹۲	۳۴	۱۲	۲۲
نوزنگ	۱۴۳۶	۳۲۲	۱۱۱۴	۱۸۰	۲۰	۱۶۰
لنگے	۲۵۱	۸۰	۱۷۱	۳۴	۵	۲۹
انجینئرنگ رسول	۶۳۴	۶۳۴	-	۷۷	۵۲	۲۵
دھیر کے کلاں	۸۸۳	۸۶۰	۲۳	۱۴۲	۸۳	۵۹
آڑہ	۶۹	۵۹	۱۰	۱۳	۵	۸
بارہ موسے	۲۰۱	۴۸	۱۵۳	۲۲	۵	۱۷
چک نمبر ۲۶ اسلام آباد	۲۶۰	۴۳	۲۱۷	۲۹	-	۲۹
پنڈی لالہ مرالہ	۸۱۳	۸۱۳	—	۵۰	۱۸	۱۴
ملک وال	۴۸۴	۴۸۴	-	۹۸	۱۶	۸۲
لکھنی وال	۲۴	۲۴	-	۳	۳	-

حلقہ کیمل پور

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
کیمل پور	۲۹۴۸	۲۹۴۸	-	۲۶۴	۲۷۴	
کوٹ فتح خان	۱۲۴۴	۱۰۱۹	۲۲۵	۱۴۹	۱۲۴	۲۵
پنج نند	۱۶۴۴	۱۷۹	۱۴۶۵	۱۰۹	۸	۱۰۱
سیالنوالی	۱۳۱۵	۱۰۱۴	۳۰۱	۴۶۶	۱۰	۴۵۶
کندیاں	۱۳۵۰	۱۶۰	۱۱۹۰	۱۵۵	-	۱۵۵
پنڈوری محمودہ	۴۰۲	۲۹۴	۱۰۸	۴۶	۴۶	
مندو وال	۸۰۲	۵۲	۷۵۰	۱۰۹	۲۷	۸۲
سنگھرال	۵۹۳	۲۰	۵۷۳	۵۵	۱۰	۴۵

بھکہ ۱۱۱۱ ۸۶۷ بقایا ۲۴۴
بجٹ جلسہ سالانہ ۲۱۷ وصولی ۱۰۳ بقایا ۱۱۴

مانسہرہ کیمپ وصولی عام ۱۱۳
بجٹ سالانہ وصولی بقایا بجٹ جلسہ سالانہ ۶
واہ ۱۳۴۳ ۷۸۳ ۵۶۰ ۱۰۶
وصولی ۱۴ بقایا ۹۲

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B۔۴۲۹ سال ۱۹۵۰ء درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹

نصری ولد جیوا ساکن کوٹ کچہ تحصیل پنڈدادنخاں
مدعی

بنام: ادم پرکاش سورج پرکاش وغیرہ
رسپانڈنٹ

بنام ادم پرکاش۔ سورج پرکاش۔ دید پرکاش سوم پرکاش پسران کندن لعل سکنہائے کوٹ کچہ تحصیل پنڈدادنخاں۔

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں ادم پرکاش وغیرہ رسپانڈنٹان بدوں پتہ تارک الوطن ہو گئے ہیں۔ اور معمولی طریقہ سے ان پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا گیا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہم عدالت ہذا میں مورخہ ۳۱/۵/۵۲ بوقت ۷ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہو گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج مورخہ ۲۷/۵/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔ مہر عدالت

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب
پی۔سی۔ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B ۵۶۶ سال ۱۹۵۲ء درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

غلام محمد ولد اللہ دتہ قوم گوجر سکنہ موضع نائیچ تحصیل پنڈدادنخاں مدعی

بنام

لالہ گورداس مل رسپانڈنٹ

بنام لالہ گورداس مل آنریری مجسٹریٹ ولد لالہ دیوی دیال ذات چھدی رتہ ساکن پنڈدادنخاں حال وارد بھارت

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں رسپانڈنٹ گورداس مل بدوں پتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۲۵ رول ۲۵ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۳۱/۵/۵۲ بوقت ۷ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہو گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی

آج مورخہ ۲۷/۵/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔ مہر عدالت

اعلانِ دارالقضاء

سید حامد شاہ صاحب ولد سید صدر شاہ صاحب ساکن مونگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے ترکہ کی تقسیم کا معاملہ زیر غور ہے۔ مرحوم کے والد کے علاوہ مرحوم کی بیوہ اور ایک لڑکا ایک لڑکی وارث بتائے گئے ہیں۔ اگر کوئی وارث کچھ کہنا چاہیں یا کسی کا قرضہ مرحوم کے ذمہ ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دے۔ ورنہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور کسی کا کوئی عذر مسموع نہیں ہو گا

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ (ربوہ پاکستان)

پاکستان کے مروجہ قوانین میں ترامیم

قانون کمیشن کا سوالنامہ

لاہور ۲۹ مئی: حکومت پاکستان نے جو قانون کمیشن ملک کے رائج الوقت قوانین میں قرارداد مقاصد کے مطابق ترامیم پیش کرنے کے لئے قائم کیا تھا اس نے اکیس نکات پر مشتمل ایک سوالنامہ تیار کیا ہے تاکہ بعض معاملات کے سلسلے میں رائے عامہ معلوم ہو سکے۔ جن اصحاب کو دلچسپی ہو۔ ۱۵ جون تک اپنی آراء جلد از جلد شیخ عبد الحق قانونی مشیر حکومت پنجاب کو بھیج دیں۔ جو مذکورہ کمیشن کے سیکرٹری ہیں۔ سوالنامہ حسب ذیل ہے۔

ضابطہ دیوانی

(۱) اسلامی قانون جن معنوں میں پاکستان میں سمجھا جاتا ہے۔ اس میں ایک وارث کے حق میں میراث کو یا وصیت کنندہ کی جائداد کے ایک تہائی حصہ سے زیادہ کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ کیا آپ اسے شریعت کی صحیح تفسیر سمجھتے ہیں؟ اگر نہیں سمجھتے تو آپ اس قانون میں کیا تبدیلیاں درست سمجھتے ہیں۔ جن سے ان کا شریعت سے کوئی اختلاف باقی نہ رہے؟

(۲) کیا وراثت اور جانشینی کے معاملہ میں نمائندگی کا قاعدہ تسلیم کیا جانا چاہیئے؟

(۳) آپ ربا کی کیا تعریف کریں گے۔ کیا یہ افراد کو قرضے دینے تک محدود ہے۔ یا خانگی معاملات کے لئے ہے؟ کیا آپ اس اصطلاح میں تجارتی قرضوں کا سود جو منظم جماعتوں کو اور حکومت کو دیا جائے گا۔ اور پوسٹ آفس سیونگز بنک اور دوسرے بنکوں میں جمع شدہ روپے پر آپ کی رائے میں ہو یا رہ اور تجارتی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کیا قانونی صورتیں ہونی چاہئیں۔ کیا شادی، طلاق اور شوہر کی جائداد میں بیوہ کے حصے سے متعلق پاکستان کے کسی قانون کا کوئی حصہ شریعت سے برعکس ہے۔ اور اگر ہے۔ تو اس کی کیا صورت ہے۔ اس تضاد کو مٹانے کے لئے آپ کیا تبدیلیاں مناسب سمجھتے ہیں۔

(۵) کیا اسلام غلام اور لونڈیاں رکھنے کو جائز قرار دیتا ہے۔ اگر جائز قرار دیتا ہے۔ تو کن شرائط کے ساتھ اور کیسے حالات میں؟

(۶) کیا آپ پاکستان کے ٹیکس کے قوانین میں کوئی ترمیم چاہتے ہیں؟ اگر چاہتے ہیں تو کس چیز میں اور کس طریقے سے چاہتے ہیں؟

(۷) پاکستان کے رائج الوقت اوقاف سے متعلق قوانین کی دفعات اور شریعت میں کوئی اختلاف دیکھتے ہیں۔ اگر دیکھتے ہیں۔ تو آپ اول الذکر میں کس طرح ترمیم کریں گے؟

(۸) کیا قانون کی رو سے غیر مسلموں کو شراب اور سور کا گوشت بیچنے کی اجازت ہونی چاہیئے؟

(۹) کیا اسلام عام اشیاء اور اناج کی خرید و فروخت کے بارے میں پیشگی معاہدوں کی اجازت دیتا ہے۔ اگر دیتا ہے۔ تو کن حالات میں؟

(۱۰) کیا آپ کا سوال عہ کا جواب مختلف ہوگا اگر پیشگی معاہدے کا تعلق کسی خاص قطعہ اراضی کی پیداوار سے ہے؟

(۱۱) کیا آپ کے سوالات عہ اور عہ کے جوابات مختلف ہوں گے۔ اگر خرید ار بیچنے والے کے پاس کچھ روپیہ بطور ضمانت پیشگی جمع کروا دے؟

قانون فوجداری

(۱۲) پاکستان کے ضابطہ فوجداری میں جہاں کسی دوسرے شخص کی بیوی سے بغیر اس کے خاوند کی رضامندی کے جنسی اختلاط کرنے والے شخص کیلئے رکھی گئی ہے وہاں بدکاری کرنے والی عورت کیلئے کوئی سزا موجود نہیں۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ ایسی عورت کو بھی ایسے مقدمات میں سزا دی جانی چاہیئے؟

(۱۳) ضابطہ فوجداری پاکستان کسی شخص کیخلاف کسی ایسی عورت سے جنسی اختلاط کا کوئی نوٹس نہیں لیتا جو کسی کی منکوحہ نہیں۔ اور جو اس قسم کے اختلاط پر رضامند ہو۔ کیا ایسی صورتوں میں آپ چاہتے ہیں۔ کہ مرد اور عورت دونوں کو سزا دی جائے۔ اگر ایسا ہو۔ تو آپ ایسی گمراہ عورت کی اصلاح کے لئے کیا تجویز کریں گے؟

(۱۴) کیا آپ حرام کاری۔ زنا بالجبر۔ سرقہ۔ رہزنی۔ ڈکیتی ضرب خفیف۔ ضرب شدید۔ قتل یا کسی دیگر جرم کیلئے پاکستان کے موجودہ تعزیری قوانین کی رو سے مجوزہ سزاؤں میں کسی قسم کی تبدیلی تجویز کرتے ہیں تاکہ شریعت سے متعلق اس بارے میں اگر کوئی تضاد ہو تو اسے رفع کیا جا سکے؟

(۱۵) کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ کسی ایسے فعل یا لغزش کو جو پاکستانی قوانین کے مطابق جرم نہیں۔ شریعت کی روشنی میں جرم قرار دیا جائے۔ اگر ایسا چاہتے ہوں۔ تو کس فعل کو کن حالات کے تحت جرم قرار دیا جائے؟

(۱۶) کیا آپ قتل کے واقعات میں خون بہا کے اجراء کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر ایسا ہو۔ تو کن حالات میں اور کن شرائط پر خون بہا کا اجراء ہونا چاہیئے؟

(۱۷) کیا آپ فوجداری مقدمات کی سماعت کیلئے مروجہ دستور میں کوئی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو کس بارے میں؟ کیا اسیسروں کی اور جیوری کے اراکین کا تقرر کا مناسب ہوگا؟

قانون شہادت

(۱۸) کیا آپ پاکستان میں مروجہ قانون شہادت میں کوئی تبدیلی چاہتے ہیں؟

(۱۹) بالواسطہ اور ضمنی قرائن شہادت کی قبولیت کے بارے میں آپ کے نزدیک اسلامی قانون کیا ہے؟ کیا قانون شہادت بابت ۱۸۷۲ء کے متعلقہ احکام و ضوابط کو کسی لحاظ سے تبدیل کیا جانا چاہیئے۔ اگر ایسا ہو۔ تو کس طرح؟

عمومی (۲۰) کیا جزئیات ۱۲ تا ۱۹ میں مندرج قوانین کے علاوہ کوئی ایسے خاص قوانین ہیں جنہیں آپ منسوخ کرنا یا ان میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں؟ اگر اس قسم کے کسی قانون کا کوئی تبدیلی ہو گا دے۔ تو اسے کس صورت میں عمل میں لایا جائے؟

(۲۱) کیا کوئی ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق پاکستانی قانون جاری ہیں اور جس کے متعلق آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی قانون بنایا جائے۔ ایسا ہو تو ان کا ذیر قانون بنانا چاہیئے؟

"اختر علی خان آف "زمیندار" ڈرامہ سوسائٹی کی سرپرستی کریں گے"

لاہور ۲۹ مئی۔ آج یہاں ڈرامہ کے ذریعہ قومی کردار کی تعمیر نو کے سلسلہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ سوسائٹی ملک میں ڈرامے سٹیج کر کے یہ بھی بتائے گی۔ کہ ثقافت کا تعلیمی امور میں کیا حصہ ہوتا ہے۔ سوسائٹی کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر ایس۔ یو صدیقی چیف آرگنائزر نے کہا ہے کہ "ویلفیئر آرٹ سینٹیشل" کا مقصد عوام میں پاکستانی مصنوعات کو مقبول بنانا بھی ہے۔ اور اس طرح وہ پاکستانی مصنوعات کی سرپرستی کر کے کی تحریک کو تقویت پہنچائے گی۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ بعض دیگر حضرات کے علاوہ **مولانا اختر علی خان فرزند ارجمند مولانا ظفر علی خان** نے سوسائٹی کا سرپرست بننا منظور کر لیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ سوسائٹی ماہ رمضان المبارک کے بعد باقاعدہ طور پر کام شروع کر دے گی۔

سبحان اللہ کیا مسلمانی ہے۔

لیڈر: بقیہ صفحہ ۲

جائیگا۔ جس کا بند کرنا ناممکن ہو جائیگا کیونکہ پاکستان میں کئی فرقے ہیں۔ جو صرف اپنے فرقہ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور باقی تمام فرقوں کو ملحد۔ کافر زندیق اور مرتد تک سمجھتے ہیں۔

پاکستانی حکومت کو جمہوری طور پر اور نہ اسلامی طور پر اب کوئی ایسا اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ فیصلہ کرے کہ کس فریق کی فقہ کے مطابق ملکی قانون بنایا جائے۔ ہر ایک فرقہ کا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ خواہ وہ اقلیت میں ہو۔ یا اکثریت میں۔ پاکستانی ریاست میں یکساں سیاسی حق ہے۔ اور خواہ کسی فرقہ کا ماننے والا ایک ہی فرد ہو۔ جس نے پاکستان کے قیام میں واقعی حصہ لیا ہے۔ حکومت پاکستان کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ اس فرد واحد کی مسلمہ فقہ کے خلاف کوئی قانون ملک میں نافذ کرے۔ دوسرے لفظوں میں پاکستانی دستور صرف اسلام کے ان وسیع اصولوں پر بنایا جا سکتا ہے۔ جو ہر اس فرقہ کے لئے قابل قبول ہو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ خواہ وہ فرقہ فرد واحد پر ہی کیوں نہ مشتمل ہو۔ بشرطیکہ اس نے پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے لئے مسلم لیگ کا ساتھ دیا ہو۔

اس اصول کے مطابق جن لوگوں نے کانگرس کا ساتھ دیا تھا۔ اور دشمنان اسلام اور پاکستان کی قولاً اور فعلاً مدد کی تھی۔ خواہ وہ اپنے آپ کو اب مسلمان ہی کیوں نہ کہتے ہوں واجب ہے کہ نہ صرف یہ کہ قانون سازی میں ان کی کوئی رائے نہ لی جائے۔ بلکہ ان کو غیر پاکستانی قرار دے کر انہیں ان کے حقیقی دوستوں کے پاس بھارت بھیج دیا جائے۔ جیسا کہ مثلاً نہرو جی نے کئی بار خان عبد الغفار خان سرحدی گاندھی کے متعلق مطالبہ بھی کیا ہے۔ اس سے یقیناً پاکستان کی فضا پاک ہو جائے گی۔ اور وہ حقیقی معنوں میں پاکستان بن جائے گا۔ اگر مولانا بدایونی۔ مفتی محمد شفیع مفتی محمد جعفر اور مولوی احتشام الحق ان کے بغیر پاکستان میں نہیں رہ سکتے۔ تو ان کو بھی ساتھ ہی روانہ کر دیا جائے۔

پیکنگ میں اشتراکی "امن کانفرنس"

لندن ۳۰ مئی:۔ ایشیا اور بحرالکاہل کی "امن کانفرنس" کی تیاریاں کرنے والی کمیٹی میں ۲۰ ممالک نمائندوں کو شریک کیا گیا ہے۔ مانچسٹر گارڈین کا ایک سفارتی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ یہ اشتراکی دنیا کا اگلا بڑا سرکس ہوگا۔ اس کا اہم مقصد یہی ہوگا۔ کہ امریکہ اور ایشیا میں اس کے کاموں پر گندگی اچھالی جائے۔ کمیٹی کے مندوبین میں ایک بھارتی نمائندہ بھی ہے مگر بھارتی حکومت نے اس خبر کی تردید کر دی ہے۔ کہ پنڈت نہرو اس میں شرکت کریں گے (اسٹار)

پاکستان کا مصالحانہ رویہ

لندن ۳۰ مئی: ڈاکٹر گراہم حکومت پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر پر دوبارہ گفت و شنید کے سلسلے میں پاکستان نے ایک ماہ کی جو قید لگائی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "مانچسٹر گارڈین" کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے" مدت کو محدود کر کے بھی پاکستان نے دوبارہ بات چیت شروع کرنا تسلیم کر کے پاکستان نے اپنی اس شہرت کو اور زیادہ مضبوط کیا ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی تمام تجاویز سے اتفاق کر لیتا ہے۔ خواہ انہیں قومی جذبات سے ٹکر ہی کیوں نہ لینی پڑے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۲۵